ملکۃ التُجار زوجۂ سید المرسلینؐ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ

معلمۂ علوم اسلامیمحترمہ بنت زہراءنقوی صاحبہ

ساری تعریف وتوصیف پروردگار عالم کے لئے ہے کہ جس نے ہمیں نعمات سے سرفراز فرمایا۔ اور سکون واطمینان کے لئے آپس میں الفت ومحبت پیدا کی (بالخصوص ازدواجی مسائل) تاکہ انسان اس مہر ووفا کے ساتھ ساتھ فرائض کو بھی بخوبی انجام دے سکے۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس کے لئے مالک کائنات نے ہرایک کے الگ الگ وظائف مقرر کئے ہیں۔ مثلاً مرد کا وظیفہ ہے کسب معاش کرنا اورعورت کا کام ہے گھر کے اندر کے وظائف کو بخوبی انجام دینا۔ تاکہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ایک بہترین گھر آباد ہوسکے اورنسل صالح تیار ہوسکے۔

اگرچہ ہمارا معاشرہ فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں نہایت فقدان کا حامل ہے اورمردوں کی نسبت خواتین کو پست وذلیل سمجھا جاتا ہے اورسماج اس بات کا قائل ہے کہ عورت کو جتنا ہوسکے قیدوبند کے ساتھ رکھا جائے جب کہ یہ بات اپنی جگہ پر مسلّم ہے کہ بغیرعورت کی کاوش ومحنت کے مرد پروان نہیں چڑھ سکتے آج تک کوئی بھی مردعورت کی امداد کے بغیر ترقی یافتہ نہیں دیکھا گیا (خواہ ماں ہو، بہن، بیوی وغیرہ)

کچھ مردوں کا تو یہ نظریہ ہے کہ عورت مردوں کی پریشانی کا سبب اورترقی میں مانع ہوتی ہے۔ سچ میں وہ اپنی بے شعوری وکسلانی کا بار (بوجھ) عورت کے سر پر ڈال دیتے ہیں۔ اور طرح طرح کے بے بنیاد الزامات سے نوازتے ہیں جس سے خواتین اپنے آپ کو پست اور کمزور سمجھنے لگتی ہیں۔ اور جب یہی کمزوری آہستہ آہستہ ترقی کر جاتی ہے تو یہی پریشانی خوداس کی ترقی اور بہترین نسل تیار کرنے میں خلل پیدا کرتی ہے۔

ایسے مطالب اورطعن وغیرہ شاید اس لئے ہوں کہ انسان نے حقیقت کمال پرغورنہیں کیا۔ ہرترقی یافتہ انسان عورت ہی کی وجہ سے درجۂ کمال تک پہنچاہے۔ اس مطلب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ تاریخ کا صحیح مطالعہ کیا جائے اور سمجھا جائے کہ عالم رنگ وبو میں جہاں مردوں کے کارنامے ہیں وہیں عورتیں بھی خدمات کے اعتبار سے پیچھے نہیں ہیں۔ تاریخ اسلامی میں ایسی بھی عورتیں گذریں ہیں جن کی حیات پربرکات کا علماء، فقہاءاورادباء کے آراءوافکار طواف کررہے ہیں۔ مثلا جناب آسیہ، جناب ہاجرہ، جناب مریمؑ، جناب خدیجۃ الکبریٰ اورحضرت فاطمہ زہراؑ وغیرہ۔

اگرکسی ایک کی بھی زندگی کا بغورمطالعہ کرلیا جائے تو ایسے فکری وعملی خرافات یقینا ختم ہوجائیں گے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ملیکۃ العرب ہونے کے ساتھ ساتھ باکمال

وباہوش خاتون تھیں۔ ان کی عقل مندی کے سلسلے میں یہی کافی ہے کہ انھوں نے پیغمبرؐ اسلام کی پیروی کی اور اپنا سارا مال راہ اسلام میں خرچ کردیا۔ اور پیغمبرؐ کے تبلیغی مشن میں ہم کار ومددگار تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام راحلؒ نے فرمایا: ''مرد از دامنِ زن بہ معراج می رود''۔

حضرت خدیجہؑ نے پیغمبر اکرمؐ کے مدینہ ہجرت کرنے سے ۶۸/سال پہلے ایک شریف و پاک خاندان میں ولادت پائی۔

آپ کے والد گرامی: خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قریشی واسدی تھے۔ اور آپ کی ماں کا نام فاطمہ بنت زاہدہ ہے۔

آپ نے بہترین انداز میں پرورش پائی اور عقل ودوراندیشی، عفت وپاک دامنی کی بناء پر اپنے خاندان میں بےنظیر رہیں۔ نہایت مال کی حامل تھیں اس کے باوجود آپ ہمدردی وشیریں کلامی ودیگر خوش اخلاقی کی ورثہ دار تھیں۔

حضرت خدیجہؑ خاندانی شرف وعظمت اور کمالاتِ نسواں کا بہترین نمونہ تھیں۔ خوبیٔ حسب ونسب، قومی عظمت ووجاہت، ذاتی فضیلت وشرافت کے زیور سے آراستہ وپیراستہ تھیں۔

جناب خدیجہؑ بچپن ہی میں یتیم ہوگئیں تھیں اس کے باوجود آپ نے اپنی ذہانت وذکاوت ولیاقت سے ایسے کارنامے انجام دیئے کہ مکہ میں ان کا کوئی مدّ مقابل نہ تھا۔

جناب خدیجہؑ کا تجارتی کاروبار اس پیمانہ پر تھا کہ جب اہل مکہ کے تاجروں کا قافلہ تجارت کے لئے شام جاتا تو تنہا ان کا مال تمام اہل مکہ کے مال کے برابر ہوتا تھا۔

جناب خدیجہؑ کو اپنی تجارت کو اور ترقی دینے کے لئے ایک امین شخص کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور چونکہ اس زمانہ میں پیغمبرؐ سے زیادہ کوئی امین وہمدرد نہ تھا اور پیغمبر بھی چونکہ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے تھے لہٰذا خودکفیل ہونے کے لئے کسی کاروبار میں حصہ لینا بھی چاہتے تھے۔ حضرت ابوطالبؑ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر آنحضرتؐ جناب خدیجہؑ کے کاروبار کی نگرانی کریں تو دونوں کو فائدہ ہوگا اور رسولؐ معاشی زندگی میں خودکفیل ہوجائیں گے۔

چنانچہ پیغمبر اکرمؐ دوسرے تجارتی سفر کے لئے ملیکۃ العرب کے مال کو مضاربہ (کمیشن) کے طور پر بیچنے کے لئے لے گئے۔ جناب خدیجہؑ بنت خویلد نے اپنے غلام میسرہ کو آپ کے ہمراہ کردیا۔ جس نے واپس آکر اس قدر فضائل وکمالات کا تذکرہ کیا اور جناب خدیجہؑ نے بھی اس قدر برکت ومنفعت کا مشاہدہ کیا کہ اب اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں رہ گیا تھا کہ خدیجہؑ عقد کا پیغام دیں۔ ایک محترم خاتون نفیسہ کو بھیج کر یہ پیغام دیا۔

''ابن عم! آپ سے قرابت داری اور آپ کے فضائل، امانت داری، حسن خلق اور راست گوئی کی بناء پر آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔''

حضور نے اس رشتہ کو منظور کر لیا اور عقد کی تاریخ طے ہوگئی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۵ ر سال اور حضرت خدیجہ کی ۴۰ ر سال تھی۔ آنحضرتؐ کی طرف سے جناب ابوطالبؑ نے اور جناب خدیجہؑ کی طرف سے ورقہ بن نوفل نے صیغۂ عقد پڑھا۔

غرض طرفین سے ایجاب وقبول ہوا۔ حضرت خدیجہ کا مہر چار سو مثقال طلا اور ایک روایت میں بیس اونٹ مقرر ہوئے۔ عقد کے بعد حضرت ابوطالبؑ نے ولیمہ کیا۔ اشراف مکہ مدعو کئے گئے۔ حضرت خدیجہؑ کی کنیزوں نے شاہانہ جشن ترتیب دیا۔ آنحضرتؐ خدیجہؑ کے گھر آ گئے اور ازدواجی زندگی کا آغاز ہوگیا۔

شادی کے بعد جناب خدیجہؑ نے اپنا تمام مال ومتاع مرسل اعظمؐ کے قدموں میں ڈال دیا اور فرمایا کہ مجھے ہرگز اچھا نہیں لگتا کہ امور معیشت میں آپ میرے رہین منت رہیں۔ یہ ساری دولت وثروت آپ کے حوالے ہے۔ اب آنحضرت تبلیغ کے سلسلے میں سرمایہ کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ اور خدیجہؑ کا مال اسلام قبول کرنے والوں کے لئے سہارا بن گیا۔

حضرت خدیجہؑ بھی پہلے ہی سے نیک دل اور نیک سرشت تھیں اور اب اپنے پاک باز وبلند اخلاق شوہر کی صحبت وخدمت میں رہ کر اور بھی مجسمۂ اخلاق حسنہ بن گئیں۔

آپ رسول اکرمؐ پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور آپ نے ہر طرح سے اپنے شوہر نامدار کی حمایت ونصرت کی۔ اگر مکہ کے مشرکین آپ کو ستاتے اور آپ کی باتوں کو جھٹلاتے تھے تو گھر میں آپ کی مہربان وباوفا بیوی آپ کی غمگساری کرتی تھیں۔ اور آپ کو استقامت وثابت قدمی کی تشویق کرتی تھیں۔

آج دنیا ترقیٔ خواتین وآزادیٔ نسواں کی کھوکھلی صدائیں چاہے جتنی لگائے لیکن اس میدان میں ٹھوس انقلاب لانے والی اگر کوئی کوہ پیکر عورت ہے تو اُسے خدیجہؑ ہی کے نام سے یاد کیا جائے گا جنہوں نے اپنی دولت سے جہاں اسلام، رسول اسلام اور مستضعفین کی مدد کی ہے وہیں عورتوں کو بھی خود کفیل بنا کر نیز انھیں حریت فکر، روشن ضمیری اور شوہر نوازی کی دولت سے مالا مال کر کے جریدۂ تاریخ نسواں پر سورج کی طرح اپنا نقش ثبت کر دیا۔ جو تاریخ عالم وآدم میں ملیکۃ العرب کو ہمیشہ ممتاز ونمایاں کرتا رہے گا۔

جناب خدیجہ نے ہجرت سے تین سال قبل ۶۵ ر سال کی عمر میں مکہ میں انتقال فرمایا اور پیغمبر اکرمؐ اور اپنی ہونہار بیٹی فاطمۃ الزہراؑ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔

پروردگار سے دعا ہے کہ مذکورہ باتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے، سبھی کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور ہر ایک کو حق شناسی کی دولت عطا کرے تاکہ حقوق پائمال ہونے سے محفوظ رہ سکیں۔ ''الٰہی آمین''

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

☆☆☆